جانِ ایمان

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ

۵-ای ۶/۲، ناظم آباد کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

جانِ ایمان

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

اور سبھوں کے ساتھ نبھاؤ

اِدارۂ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر

نام کتاب ـــــــــ جانِ ایمان

مصنف ـــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تعداد ـــــــــ ایک ہزار

کتابت ـــــــــ ابو نعیم فانی (خانیوال)

قیمت ـــــــــ

مطبع ـــــــــ

ناشر ـــــــــ ادارۂ مسعودیہ، کراچی

سنۂ طباعت ـــــــــ ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

اشاعت ـــــــــ دوم

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

١ ـــ ادارۂ مسعودیہ: ۲/۶ ۔ ۵ ۔ ای، ناظم آباد، کراچی۔ فون: ۶۶۱۴۷۴۷

۲ ـــ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز: ضیا منزل (شو گن منشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔ اے، جناح کراچی فون نمبر: ۲۲۱۳۹۷۳ - ۲۰۳۳۸۱۹

۳ ـــ فرید بک اسٹال: ۳۸- اردو بازار لاہور فون نمبر: ۷۳۱۲۱۷۳ - ۷۲۲۴۸۹۹ - ۰۴۲

۴ ـــ ضیاء القرآن: ۱۴- انفال سینٹر اردو بازار کراچی فون نمبر: ۲۲۱-۲۱۲ - ۲۶۳۰۴۱۱

۵ ـــ مکتبہ غوثیہ: پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵ فون نمبر: ۴۹۲۶۱۱۰ - ۴۹۱۰۵۸۴

۶ ـــ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم: کڈھالہ مجاہد آباد، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

انتساب

رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دُلارے، خاتونِ جنت (رضی اللہ عنہا)
کے پیارے حُسین بن علی (رضی اللہ عنہما) کے نام۔

- جس نے آغوشِ مُصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں تربیت پائی
- جس کی محبت کو، مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنی محبت قرار دیا
- جس نے سرکشوں کے آگے سر نہ جھکایا
- جس نے ظالموں اور غاصبوں کو للکارا
- جو میدانِ کربلا میں شیروں کی طرح گرجا
- جو دشتِ کربلا میں بجلیوں کی طرح چمکا
- جس نے جان کو جان نہ سمجھا
- جو کٹ گیا، لُٹ گیا مظلوموں کو حوصلہ دے گیا
- جو جینے والوں کو مرنے کا سلیقہ سکھا گیا

ہاں

- وہ صفدرِ صف شکن
- وہ شہیدوں کا سرتاج

Marfat.com

- وہ جوانانِ جنت کا سردار
- وہ مظلوموں کا پاسدار
- جس کے جسمِ نازنین سے خون کے فوارے نکل رہے تھے
- جس نے ملّت کی کھیتی کو اپنے خون سے سینچا
- جس نے لہو دے کر سینۂ گیتی کی حنابندی کی

ہاے

برزمینِ کربلا بارید و رفت
لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت
تا قیامت قطعِ استبداد کرد
موجِ خونِ او چمن ایجاد کرد

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ

اس شہیدِ بلا، شاہِ گلگوں قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

باسمہ تعالیٰ

ابتدائیہ

۱۹۷۴ء میں صوبہ سرحد کے ایک مردِ جلیل حضرت علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی نے امام ابوعیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی کے شہرۂ آفاق مجموعۂ احادیث شمائل ترمذی شریف کی شرح انوارِ غوثیہ پر مقدمہ لکھنے کی خدمت تفویض فرمائی، توفیقِ الٰہی شاملِ حال رہی اور ۱۹۷۵ء میں یہ مقدمہ مکمل ہو گیا جو بعد میں انوارِ غوثیہ کے ساتھ ۱۹۷۶ء میں لاہور سے چھپ کر پشاور سے شائع ہوا۔ پھر ۱۹۸۶ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن کراچی سے شائع ہوا۔ اس مقدمہ میں دوسرے مباحث کے علاوہ شمائل ترمذی شریف کی روشنی میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کی جھلکیاں بھی پیش کی گئی تھیں۔ اب مقدمہ کا یہ حصہ کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ کو پردہ فرمائے ہوئے آج سوا گیارہ سو برس سے بھی زیادہ عرصہ گزر چکا ہے آپ کے مقام کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا اور امام بخاری رضی اللہ عنہ نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا، شمائل ترمذی شریف اسی عظیم ہستی کی عظیم یادگار ہے۔

راقم ۱۹۷۰ء سے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ پر مسلسل لکھ رہا ہے اور برِاعظم

Marfat.com

ایشیاء، براعظم افریقہ، براعظم یورپ، براعظم امریکہ وغیرہ کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں جو فضلاء و محققین امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی علمی خدمت کر رہا ہے، اسی خدمت کا یہ فیضان ہے کہ رفتہ رفتہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گیا۔ عاشقِ صادق کی پہچان بھی ہے کہ وہ اپنے چاہنے والے کو معشوق کی طرف متوجہ کر دے۔ چنانچہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک کتاب جانِ جاناں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھی جو زیرِ کتابت ہے۔ اسی کا خلاصہ جشنِ بہاراں مرتب کیا جو ۱۹۸۸ء میں رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کیا، ایک مفصل سیرت بھی زیرِ تدوین ہے اور اب شمائل ترمذی شریف کا مقدمہ جانِ ایمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عنوان سے نئی ترتیب کے ساتھ آپ کے سامنے ہے۔ ۱۹۷۶ء میں جب یہ پہلی بار انوارِ غوثیہ کے ساتھ شائع ہوا تو حضرت والدِ ماجد مفتیٔ اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (۱۹۶۶ء) نے ایک فرزندِ طریقت کو راقم کے نام خواب میں یہ پیغام دیا "جو کتاب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے، اس کو الگ شائع کیا جائے" ـــــ اس بات کو سالوں گزر گئے مگر اس غیبی اشارے کی طرف برابر خیال لگا رہا، ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اور وہ اُسی وقت ہوتا ہے، الحمد للہ آج اُس ارشاد کی تکمیل ہو رہی ہے۔

راقم شارح گرامی حضرت علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی کا تہہ دل سے ممنون ہے۔ کہ انہوں نے بڑی فراخ دلی کے ساتھ مقدمہ کو الگ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ برادرم عبدالستار طاہر (سیکریٹری مرکزی مجلسِ امامِ اعظم، لاہور) بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُن کی مساعی جمیلہ سے یہ کتاب منظرِ عام پر آئی۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

احقر محمد مسعود احمد
(ٹھٹھہ، سندھ)

۱۶ر نومبر ۱۹۸۸ء ۵ر ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اِفتتاحیہ

انسان کیا ہے ایک دنیا ہے ——— اس میں گلشن بھی ہیں، صحرا بھی ——— اس میں ریگستان بھی ہیں، نخلستان بھی ——— اس میں ندیاں بھی ہیں، نہریں بھی ——— اس میں دریا بھی ہیں، سمندر بھی ——— اس میں آتش فشاں بھی ہیں، ہرے بھرے پہاڑ بھی ——— اس میں بلندیاں بھی ہیں، پستیاں بھی ——— ہاں، انسان عظیم قوتوں کا امین ہے ——— وہ کبھی فرشتوں کی طرح رحمتیں بکھیرتا ہے ——— کبھی حیوانوں کی طرح پردۂ ناموس چاک کرتا ہے ——— کبھی درندوں کی طرح پھاڑ کھاتا ہے، آن میں کچھ ہے، آن میں کچھ ———

اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائناتِ اکبر کو بیکراں قوتوں کا امین بنایا ہے اسی طرح کائناتِ اصغر حضرت انسان کو بھی بے پایاں قوتوں کا امین بنایا ہے ——— یہ قوتیں توازن و اعتدال میں رہیں تو انسان کارساز و مشکل کشا ہے، عدمِ توازن اور بے اعتدالی کا شکار ہو جائیں تو یہی انسان بلا خیز ہو جاتا ہے۔

——— جب مغرب والوں نے کائنات کے رازوں کی کھوج لگانی شروع کی اور ایک نئے جہاں کی تلاش میں سرگرداں ہوئے تو اقبال نے کہا تھا ؎

Marfat.com

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام

ڈھونڈنے والے آبِ حیات لینے گئے تھے، چاہِ ظلمات میں کھو گئے ——— پھول چننے گئے تھے، کانٹوں میں اُلجھ کر رہ گئے ———

ڈوبتوں کو نکالنے گئے تھے، خود ڈبکیاں کھانے لگے ——— بلندیوں کی آرزو میں نکلے تھے، پستیوں میں گرنے لگے ——— تلاش و جستجو کی کوئی حقیقت نہیں، اصل چیز منزل کا تعیّن ہے ——— منزل متعیّن نہ کی جائے تو خود تلاش وجستجو بلائے جان بن جاتی ہے ——— پھر جن توتوں کو اُبھرنا ہوتا ہے دبتی چلی جاتی ہیں اور جن توتوں کو دبنا ہوتا ہے، اُبھرتی چلی جاتی ہیں اور ایک عجیب اضطراب و بے چینی کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے ———

دنیا میں دو قسم کے انسان نظر آتے ہیں ——— ایک وہ جو نفرتوں کے بیج بوتے ہیں اور فطرتِ انسانی کے ایسے گوشے تلاش کرتے ہیں جہاں سے نفرتیں پھوٹنے لگیں اور انسان، انسانیت کے مرتبے سے گر کر حیوان بن جائے پھر حیوانیت سے گر کر درندہ بن جائے اور پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہو جائے ——— مگر ایک وہ انسان ہیں جو محبّت کی باتیں کرتے ہیں اور فطرتِ انسانی کے ایسے گوشے تلاش کرتے ہیں جہاں سے محبتیں پھوٹنے لگیں ——— اور انسان، حیوانیت کے درجے سے بلند ہو کر آدمی بن جائے، پھر اس سے بھی گزر کر انسان ہو جائے، پھر انسان کے مرتبے سے بلند ہو کر فرشتہ بن جائے پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہو جائے،

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انسان کو زمین سے اٹھایا اور ہمدوشِ ثریّا

کر دیا ـــــ ساری انسانیت کو آغوشِ کرم میں لیا ، جس کی قسمت میں سعادت تھی وہ سعید ہوا اور جس کی قسمت میں شقاوت تھی وہ شقی ہوا ـــــ دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے ـــــ زبور میں ہے ، توریت میں ہے ، انجیل میں ہے ، ویدوں میں ہے ، ژند اوستا میں ہے ، گوتم بدھ کے ملفوظات میں ہے ـــــ کہاں نہیں ، ہر جگہ ہے ـــــ سب نے آپ کا ذکر کیا ہے ـــــ آپ نے کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا ـــــ آرزوں کا ڈھنگ بتایا ـــــ تمناؤں کا سلیقہ سکھایا ـــــ اُمنگوں کو ایک نیا رنگ و روپ دیا ـــــ فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو عرش پر لگا دیا ـــــ مرجھائے ہوئے چہروں کو تابناک بنا دیا ـــــ مُردہ جسموں میں جان ڈال دی ـــــ بے کیف روحوں کو کیف و سُرور بخشا ـــــ مظلوموں اور بیکسوں کو سہارا دیا ـــــ زندہ در گور ہونے والی عورت کو مسندِ عزت پر بٹھایا ـــــ قاتلوں کو جان و تن کا محافظ بنایا ـــــ ظالموں کو مظلوموں کا پاسدار بنایا ـــــ غلاموں کو آزادی کا مژدہ سنایا اور ایسا سرفراز کیا کہ آزادوں کا آقا بنا دیا ، ـــــ رہزنوں کو قائد و رہبر بنایا ـــــ اللہ اللہ وہ اتنا عظیم انقلاب لایا کہ جس معاشرے میں اُٹھا اس کو یکسر بدل کر رکھ دیا ـــــ وہ باہر سے انقلاب نہیں لایا ، وہ باہر سے کوئی لشکر نہیں لایا ـــــ اندر ہی اندر اُس نے کچھ ایسا کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مُردے زندہ ہونے لگے ـــــ وہ ستانے کے لئے نہیں آیا تھا وہ تو سارے عالم کو آرام پہنچانے آیا تھا ـــــ کوئی ایسا شفیق و مہربان لا کر تو دکھائے ـــــ اُس نے تکلیفیں سہہ کر اور مصیبتیں برداشت کر کے سب کو آرام پہنچایا ـــــ

Marfat.com

دنیا میں کوئی ایسا رحیم وکریم تو دکھلائے ـــــــ اس کے رحم وکرم کو دیکھ کر سینوں سے دل نکل پڑے اور جسموں سے جانیں نکل پڑیں، ـــــــ

آج مظلوموں اور غریبوں کا کوئی دادرس نہیں ـــــــ نفس کے بندے اپنے اپنے بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں ـــــــ وہ دل داری اور دل سوزی کہاں! ـــــــ وہ ہمدردی وغمخواری کہاں ـــــــ اللہ اللہ آج داد رسی اور عدل گستری مصلحتوں کا شکار ہو گئی ـــــــ جس دورِ جاہلیت سے نکل کر ہم آئے تھے، پھر وہیں آ گئے ـــــــ رنگ برنگ انسانوں میں یک رنگی قائم رکھنا ہنسی کھیل نہیں ـــــــ یہ صرف اور صرف محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی سینہ تھا جس میں سب کی سمائی تھی ـــــــ ایسا وسیع سینہ کسی کا نہ دیکھا ـــــــ یہ وسعت و پہنائی کسی کو میسر نہیں ـــــــ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ کسی نے نہ دیکھا، اگر آج وہ رنگ دکھا دیا جائے تو سارا عالم دوڑ پڑے ـــــــ اس کالی کملی والے آقا کی غلامی کیلئے ساری گردنیں جھک جائیں ـــــــ ساری زبانیں اُس کے گُن گانے لگیں ـــــــ ہاں، سب نام لیتے ہیں مگر اپنے اپنے پیٹ پالتے ہیں، اس کا جلوہ نہیں دکھاتے کہ ایک صف میں کھڑا ہونا کسی کو اچھا نہیں لگتا ـــــــ دوسروں کے لئے گھر کو لٹانا اچھا نہیں لگتا ـــــــ دوسروں کی زیادتیوں پر غصے کو پینا اچھا نہیں لگتا ـــــــ

یہ کیا ہے کہ ہم اس کالی کملی والے آقا کا نام لیتے ہیں مگر ہماری زندگی، ہماری صورتیں ـــــــ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا ـــــــ ہمارا سونا جاگنا ـــــــ ہمارا کھانا پینا ـــــــ ہمارا لینا دینا ـــــــ ہمارے رسم و رواج ـــــــ ہماری چال ڈھال ـــــــ سب کچھ اُس کالی کملی والے آقا کے دشمنوں کی سی

Marfat.com

ہیں ــــــ اللہ اللہ عجائباتِ عالم میں یہ ایک بڑا اعجوبہ ہے ــــــ

ہم کب تک غافل رہیں گے؟ ــــــ کب تک سوتے رہیں گے؟ ــــــ

جاگنے کا وقت آگیا ہے ــــــ سارا عالم جاگ رہا ہے ــــــ ہم سو رہے ہیں ــــــ ہم ایک دوسرے کا خون پی رہے ہیں ــــــ ہم ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں ــــــ یہ کیا ہے کہ عالمِ اسلام انتشار کا شکار ہے ــــــ سازشوں کا شکار ہے ــــــ فساد و خلفشار کا شکار ہے ــــــ ہر اک نے اس کے خرمن کو تاکا ہے ــــــ ہر ایک نے اس کی دولت کو لوٹا ہے ــــــ ہماری عقلیں کہاں گئیں؟ ــــــ ہمارے ہوش کدھر گئے؟ ــــــ ہمارے حواس کیا ہوئے؟ ــــــ کیا ہم اپنی عقل سے نہیں سوچ سکتے؟ ــــــ نہیں نہیں عقل تو سکھانے والے نے سکھادی، صد حیف! کہ کام لینے والے کام نہیں لیتے کہ وہ خود سے بے خبر ہیں ــــــ اُن کو نہیں معلوم کہ غربت و مسکینی کے باوجود وہ امیر دل کے امیر ہیں ــــــ انہوں نے سب کو دیا ہے اور سب کو دے سکتے ہیں ــــــ ہمارے ہاتھ میں دامنِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ــــــ

آیئے خود کو جھنجھوڑیئے، خود کو جگایئے ــــــ احساس کی لَو تیز کیجئے ــــــ غیرت کی شمع جلایئے ــــــ نہیں نہیں یہ سونے کا وقت نہیں، بہت سو چکے، صدیاں بیت گئیں ــــــ اب جاگنا ہے اور دوسروں کو جگانا ہے ــــــ اللہ اللہ جس کو اللہ نے سماوات، حیوانات، جمادات، نباتات اور عناصرِ اربعہ پر اختیار دیا اور ان کو خادم بنایا ــــــ اور تو اور اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ــــــ اُس کا یہ حال کہ اپنے مقام سے

Marfat.com

بے خبر ایک ایک کے پیچھے دوڑ رہا ہے ـــــــ غفلت کے دلدل میں ایسا پھنسا ہے کہ نکلنے کا نام نہیں لیتا ـــــــ اور جن کو اوپر چڑھنے کا دعویٰ ہے، بلندیاں ان کے لئے پستیاں بن گئیں ـــــــ جتنے اوپر جاتے ہیں، اُتنے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں ـــــــ عجائبات عالم میں دورِ جدید کا یہ ایک اعجوبہ ہے،

میرے بزرگو ! میرے جوانو ! ـــــــ اُس جانِ ایمان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقشِ قدم چلیئے ـــــــ آفتاب و ماہتاب کی روشنیوں میں بڑھتے چلیئے ـــــــ آئینہ مصطفیٰ کو سامنے رکھیئے اور خود کو سنوارتے جایئے ـــــــ سب آئینے توڑ دیجئے ـــــــ یہی ایک آئینہ رکھیئے ـــــــ یہی آئینہ، آئینہ ساز نے ہمارے سامنے رکھا ہے ـــــــ بن سنور کے دنیا کے سامنے آیئے اور انقلاب برپا کیجئے ـــــــ آپ تو انقلابوں کے امین ہیں ـــــــ انقلاب باہر سے نہیں، اندر سے آتا ہے ـــــــ دل سے اٹھتا ہے، روح سے پھوٹتا ہے اور پھر رگ رگ میں سما جاتا ہے ـــــــ کچھ پاس نہیں، نہ سہی ـــــــ ایمان ایک عظیم قوت ہے، عشق ایک عظیم دولت ہے ـــــــ اسی سے افراد زندہ ہوتے ہیں ـــــــ اسی سے قومیں زندہ ہوتی ہیں ـــــــ ہاں زندگی پکار رہی ہے ـــــــ ذرا کان تو لگایئے ـــــــ سنیئے تو سہی، کیا کہہ رہی ہے ؎

کس کا منہ تکیئے ؟ کہاں جایئے ؟ کس سے کہیئے ؟
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے، یہ پالا تیرا

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ
(سندھ۔ پاکستان)

۱۷ ر نومبر ۱۹۸۸ء ۵ ر ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

Marfat.com

فرمانِ الٰہی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ہ ـــــــــــ (احزاب : ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درُود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو ! ان پر درُود اور خوب سلام بھیجو !

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وُہ بچپنے کی پھبن !
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درُود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درُود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

چاند سے مُنہ پہ تاباں درخشاں درُود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا، گیسوئے مُشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود
اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدہ کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

خط کے گردِ دہن، وہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل، مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شان و شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع دُرود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پُشتِ حضور
پُشتیٔ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود، کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

انبیاءؑ تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

کھائی اللہ نے خاک گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا!
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام!

Marfat.com

ماہ و سال

۱ :	تخلیقِ نورِ محمدی	ماقبل تخلیق کائنات
۲ :	وفات حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب	۵۷۱ء
۳ :	ظہورِ قدسی	۵۷۱ء
۴ :	وفات حضرت آمنہ بنت وہب	۵۷۶ء
۵ :	وفات حضرت عبدالمطلب	۵۷۸ء
۶ :	پہلا سفرِ شام	۵۸۲ء
۷ :	دوسرا سفرِ شام	۵۹۲ء
۸ :	نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ	۵۹۶ء
۹ :	بعثتِ نبوی	۶۱۱ء
۱۰ :	شعبِ ابی طالب	۶۱۷ء
۱۱ :	وصال حضرت خدیجۃ الکبریٰ	۶۲۱ء
۱۲ :	سفرِ طائف	۶۲۱ء
۱۳ :	ہجرتِ مدینہ طیبہ	۶۲۲ء
۱۴ :	تحویلِ قبلہ	۶۲۳ء
۱۵ :	فتح مکہ مکرمہ	۶۲۹ء
۱۶ :	تاریخی خطبہ حجۃ الوداع	۶۳۲ء
۱۷ :	فراقِ ظاہری	۶۳۲ء

Marfat.com

Marfat.com

آس ہے نہ کوئی پاس ، ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا ، تم پہ کروروں درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی : جذب القلوب الی دیار المحبوب
مطبوعہ کلکتہ ۱۲۶۳ھ / ۱۸۶۰ء ، ص ۲۷۴

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جانِ ایماں

Marfat.com

Marfat.com

باسمِ ربّ

محمّد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) محبوب یہی چاہتا ہے کہ چاہنے والا اُسی کو چاہے اور کسی کو نہ چاہے لیکن دنیائے عشق و محبّت کا یہ اعجوبہ ہے کہ محبوبِ حقیقی جلّ مجدہٗ یہ چاہتا ہے کہ اُس کا چاہنے والا اُس کے محبوب کو چاہے اور اس چاہت کے صِلے میں خود اُس کا محبوب بن جائے، سُبحان اللہ!

آیۂ کریمہ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میں اسی رمزِ محبّت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ہاں ؎

کی محمّد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ کے آگے جھکنا کچھ اتنا مشکل نہیں، مشکل یہ ہے کہ جس کے آگے وہ جھکائے اُس کے آگے خوشی خوشی جھکا جائے ـــــ ابلیس یہ رازِ توحید نہ سمجھ سکا اور اِسی آزمائشِ محبّت میں مارا گیا ـــــ رازِ توحید سراسر عشق ہے، توحیدِ خالص یہی ہے کہ اُس کے آگے اِس طرح جھکیے کہ جہاں وہ جھکائے،

Marfat.com

جھکتے چلے جائیے ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نہ رسیدی تمام بو لہبی است

مذاہب عالم کو دیکھئے اور پیشوایانِ مذاہب کے حالات تلاش کیجئے یا تو وہ معدوم ہو گئے یا مسخ ہو کر رہ گئے۔

لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مُبارکہ کو دیکھئے ایک ایک بات اور ایک ایک ادا محفوظ ہے اور یہی آپ کی سیرتِ شریفہ کا اعجاز ہے، نہ صرف یہ کہ حیاتِ طیّبہ کتابوں میں محفوظ ہے بلکہ چودہ برس گزر جانے کے بعد آج بھی عُرفاء و اَولیاء کی پاک زندگیوں میں دیکھی جا سکتی ہے ——— ایسی جیتی جاگتی سیرت سے رُوگردانی نوعِ انسانی کی بدنصیبی ہو گی، خوش نصیب وہی ہے جو عرفانِ محمدی حاصل کر کے سعادتِ ابدی سے بہرہ یاب ہو لیکن عرفانِ محمدی مطالعہ و مشاہدۂ انوارِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبنی ہے۔

شیخ احمد جواد الدومی علیہ الرحمہ نے الاتحاف الرّبانیہ کے مقدمہ میں کیا خوب فرمایا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفاتِ جلیلہ کی معرفت آپ کے عرفانِ عظمت کا وسیلہ ہے ——— آپ کی عظمت، تعظیمِ شریعت کا ——— تعظیمِ شریعت عمل کا ——— اور عمل، سعادتِ ابدی کا۔"

(ب) حضرت ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسانِ عظیم ہے کہ آپ نے عاشقانِ مصطفےٰ جاں نثارانِ مجتبےٰ اور فدا کارانِ مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک عظیم الشان کتاب "شمائل المحمدیہ" تالیف فرما کر فرقت کے ماروں کو لذّتِ وصال سے آشنا کر دیا اور اب وہ اس جانِ ایمان کو دیکھ

Marfat.com

مگر ہنس بھی رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں ؎

شبِ وصل میں شمع ساں مجھ کو آہ
جلاتے، ہنساتے، رُلاتے ہیں آپ (غمگینؔ)

اور ایک شہیدِ وفا کی نظر جب شمائلِ محمدیہ پر پڑتی ہے تو وہ بھی پڑھ پڑھ کر سناتا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے :

؎ نبی کے جو شمائل کا بیان ہے
محبوں کے لئے آرامِ جاں ہے
زبانِ ہند میں اس کو سناؤں
رلاؤں، عاشقوں کو اور ہنساؤں (کافیؔ)

حقیقت یہ ہے کہ شمائل شریف عاشقوں کے لئے آرامِ جاں ہے ــــ رُوئے زیبا کی طرف نظر جاتی ہے تو دل کی کلی کھِل جاتی ہے اور جب گُزر اوقات پر نظر جاتی ہے تو بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے ۔ اللہ اللہ ؎

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سُلطانِ مدینہ (جگرؔ)

(ج) لیکن محبت کا حق اُسی وقت ادا ہو سکتا ہے جب ہم سیرتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک ادا کو اپنی زندگی میں سمولیں ، مساواتِ محمدی اور نظامِ مصطفےٰ کے خواب بھی اسی وقت شرمندۂ تعبیر ہو سکتے ہیں لیکن صرف متابعت سے کام نہیں بن سکتا ' محبت ضروری ہے بغیر محبت ' متابعت مردود ہے ؎

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بہ سجودے و نبی را بہ درودے (غالبؔ)

Marfat.com

شاہانِ عالم اپنی رعایا سے صرف متابعت کے طلبگار ہیں، محبّت کے نہیں لیکن یہاں خالقِ حقیقی جلّ مجدہٗ صرف متابعت نہیں، محبّت بھی چاہتا ہے اور ایسی محبّت جس کے آگے والدین، آل و اولاد، عزیز و اقارب، مال و دولت، مکانات و محلاّت، سب کی محبّتیں ہیچ نظر آئیں۔

آیۂ کریمہ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [۳] میں اسی محبّت کو طلب کیا گیا ہے اور محبّت میں کمال جب پیدا ہوگا، جب اغیار سے منہ پھیر لیا جائے اور صرف ان کی غلامی اختیار کی جائے۔ عاشقانِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے یہ بعید ہے کہ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ [۴] ظہوری نے کیا خوب کہا ہے ؎

شدہ است سینۂ ظہوری پُر از محبّت یار
برائے کینۂ اغیار در دلم جا نیست

عجیب نکتہ بیان کر گیا وہ کہتا ہے کہ جس دل میں محبوب جلوہ آرا ہو اُس دل میں اغیار کی محبت تو درکنار ان کی دشمنی بھی جگہ نہیں پا سکتی کہ دشمنی بھی تعلق کی ایک صورت ہے ـــــ اللہ اکبر! یہ ہے کمالِ محبّت کہ خانۂ دل میں محبوب کے سوا کوئی نہ ہو ؎

بے حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

جب تک محبّت میں کمال پیدا نہیں ہوتا زندگی زندگی نہیں بنتی، اسی لئے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ [۵]

Marfat.com

اے کہ تو کہ از نامِ تو می بارد عشق
از نامہ و پیغام تو می بارد عشق
عاشق شود آنکسے کہ بکویت گزرد
آرے ز در و بام تو می بارد عشق

آیئے حریمِ جاناں میں چلیں اور اس جانِ ایمان (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھیں ؎

خُلِقتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ
وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

ہوا عبیر فشان است و ابر گوہر بار
جلوسِ گل بہ سریرِ چمن مُبارک باد! (غالب)

(۲) ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا ــــ چاند تھا لیکن بے نور سا ــــ تارے تھے لیکن بُجھے بُجھے سے ــــ آفتاب تھا لیکن ڈُوبا ڈُوبا سا ــــ عقلوں پر پتھر پڑ گئے تھے، دل اُجڑ گئے تھے اور خزاں نے بہاروں کو لُوٹ کر چمن ویران کر دیئے تھے کہ اچانک ؎

یوں اُفق در اُفق جھلملائی شفق ؎ شب پہ جیسے طرح شب خون مارا گیا
اور پھر نور کا ایسا تڑکا ہوا ؎ ہر طرف انقلابِ حسین آگیا

(۵)

سیلِ انوارِ رحمت رواں جو ہوا ؎ نور ہی نور تھا جس طرف دیکھئے
دیدہ و دِل اُجالوں میں ڈُوبے ہوئے ؎ جلوۂ طور تھا جس طرف دیکھئے ؎
(کاوش)

Marfat.com

ہاں وہ آنے والا آگیا جس کا روزِ ازل سے انتظار تھا، کیسا حسین، کہ دِل کھنچے جا رہے تھے ـــــــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرما رہے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے (رضاؔ)

اور یہی بات خود خالقِ حُسن وجمال کہہ رہا ہے ـــــــ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ـــــــ اُس جیسا ہونا تو بڑی بات ہے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جیسا بھی کوئی نہیں ؎

بے مثال کی ہے مثال وہ حُسن
خوبیٔ یار کا جواب کہاں! (حسرتؔ)

اور حضرت براء بن عازب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرما رہے ہیں:

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

اے مثلِ تو در جہاں نگارے
یزداں دگرے نہ آفریدہ (جگرؔ)

حُسن وجمال کی جذب وکشش کا یہ عالم تھا کہ پیشانیاں جُھکنے کے لئے بے قرار تھیں ؎

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دِل ہے بیقرار
روکیئے سر کو روکیئے ہاں یہی امتحان ہے (رضاؔ)

جسمِ مبارک کیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ چاندی میں ڈھالا گیا ہے چمکتا ہوا مہکتا ہوا ؎

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (رضاؔ)

Marfat.com

رنگ مبارک سنہری بھی، روپہلی بھی ——— ایسا پُرکشش کہ بس دیکھے جایئے ؛ ع

نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

قدِ مُبارک نہ بہت دراز اور نہ بہت پست، بس درمیانہ نہایت ہی موزوں

ع قدے کہ طوبا بشس ادنیٰ غلامے (جگر)

روئے مبارک کی بات نہ پوچھئے ——— حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ؛

یَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۹

ترجمہ ؛ چہرۂ مبارک اس طرح چمکتا تھا جس طرح چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

حُسنِ بے داغ کے صدقے جاؤں

یوں دمکتے ہیں دمکنے والے (رضا)

اور حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں :-

فَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ ۱۰

ترجمہ ؛ نہیں نہیں چاند سے بھی زیادہ حسیں ؎

حُسنِ مہ گرچہ بہنگام کمال اچھا ہے

اس سے یہ مرا مہ خورشید جمال اچھا ہے (غالب)

مگر کاوش کی تشبیہ نہایت عالی ہے، وہ کہتے ہیں ؎

یہ چہرہ حضور کا ہے کہ قرآں کھلا ہوا

ہر اک ادا ہے رفعتِ عرفان لئے ہوئے (کاوش)

فرق مبارک موزوں، بڑا اور بھاری ——— موئے مبارک نہ گھنگھریالے، نہ

Marfat.com

سخت، بس گرہ گیر ؎

صفا از عقدۂ دلہا است آں زلف مُعقّدرا

بحمداللہ کہ ربطے ہست با مطلق مقید را (نظیری)

کبھی کانوں کی لَو تک جھُولتے رہتے اور کبھی شانوں کو چُوم چُوم لیتے — کبھی دو دو زلفیں پڑی ہیں، کبھی چار چار گیسو بکھرے ہیں ع

زلف سیاہ ہش صد دل بدامے (جگر)

کبھی مانگ نکلی ہے کبھی مانگ نکالی جارہی ہے ——— روزانہ نہیں ایک دن بیچ کر کے ——— جبین مبارک نہایت کشادہ اور چمکدار۔ ع

لوح جبینش ماہِ تمامے (جگر)

چشم مبارک نہایت سیاہ اور سفیدی میں سرخ ڈورے

آنکھیں حضور کی ہیں کہ رحمت کے میکدے

ہر ہر نظر ہے نشۂ ایمان لئے ہوئے (کاوش)

ہمیشہ جھکی جھکی رہتیں ع

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درُود

ابروئے مبارک لمبی لمبی اور انتہائی خوبصورت، کمان کی طرح خمیدہ یا ہلالین عیدین ——— مژگان مبارک بڑی بڑی ؎

آں تیغ ابرو واں تیر مژگاں

آمادہ ہر یک بر قتل عامے۔ جگر)

بینی مُبارک نہایت اُونچی اور دیکھنے والوں کو تو بہت ہی اُونچی معلوم ہوتی ع ۔ اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

رُخسار مبارک ہموار وتاباں ؎

Marfat.com

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

دہن مبارک کشادہ، چشمۂ علم و حکمت ـــــ برہانِ الٰہی ع
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

دندان مبارک نہایت چمکیلے ـــــ اگلے دانتوں میں جھری ہے، جب ہنستے ہیں تو چمک اُٹھتے ہیں ـــــ بس اِسی جلوۂ جواہر کو قہقہہ کہہ لیجئے یا کھلکھلا کر ہنسنا سے

دندانِ پاک سے ہیں دمکتے گہر بھی ماند
اور لب خراجِ لعلِ بدخشاں لئے ہوئے (کاوشؔ)

ریش مُبارک گھنی تھی ـــــ چند بال سفید باقی سیاہ اور سیاہی مائل سُرخ جو تمہیدِ سفیدی تھے سے

مہ کو گھیرے ہوئے ہے سنہری کرن
یا لبِ جُو ہے خورشید پَر تو فگن
موجِ دریا رواں ہے کنارِ چمن
خط کی گردِ دہن وہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام (اختر)

دونوں شانوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا ـــــ اس کے بیچوں بیچ چاندی کی طرح صاف شفاف صراحی دار گردن اور اس کے بالکل نیچے مُہرِ نبوت، نورٌ علیٰ نورٌ سے

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

Marfat.com

ہتھیلیاں پُر گوشت، ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ——— کلائیاں لمبی لمبی ——— جس پر دستِ کرم پھیرا شفایاب ہوا، انگشت مبارک لمبی لمبی ——— سینۂ مُبارک فراخ و کشادہ ——— شکم مبارک سینے سے بالکل ہموار ——— پائے مبارک پر گوشت اور گہرے ——— اور خرامِ ناز، ایسا کہ شرمائے شرمائے، جُھکے جُھکے، جیسے نشیب سے فراز کی طرف جا رہے ہوں، بظاہر آہستہ آہستہ، مگر تیز تیز ــــہ

عرش جس خوبیٔ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سروِ خراماں ہم کو (رضاؔ)

(ب) سرکارِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سیاہ عمامہ زیبِ سرِ اقدس فرماتے تھے جس میں شملہ بھی ہوتا تھا ——— رومی جبہ زیبِ تن فرمایا اور سیاہ بالوں والی کملی بھی استعمال فرمائی ——— سفید لباس بہت پسند تھا، سرخ و سیاہ اور سبز لباس بھی استعمال فرمایا ——— کُرتا بہت مرغوب تھا ——— تہبند بھی بہت پسند تھا جو نصف پنڈلی تک رہتا ——— ایک صحابی کو ملاحظہ فرمایا کہ نیچا تہبند باندھے جا رہے ہیں، ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ [11] ——— کیا میرے طرزِ عمل میں تیرے لئے نمونہ نہیں ہے؟

بے شک عاشق کو حکم کی ضرورت نہیں، نشانِ قدم کی ضرورت ہے وہ اسی پر مرمٹتا ہے ——— مُوشگافیاں اہلِ عقل کو مبارک ہوں

اسی موقع پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ [12]

Marfat.com

ترجمہ: تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں،

—— اللہ اللہ دنیا میں حقوق کی ایسی پاسداری کس نے کی ہوگی ——
حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بات سب نے سنی ہو گی لیکن حقوق الاعضاء کی بات نہ سُنی ہوگی —— کیا خوب ارشاد ہے کہ جس کا جو حق ہے وہی اس کو ملنا چاہئیے، کسی کو حق سے زیادہ دے کر دوسروں کی حق تلفی نہ کرو —— ہماری بربادی کی اصل وجہ یہی حق تلفیاں ہیں ——

—— شاہِ حبش نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سیاہ چمڑے کی موزوں کی ایک جوڑی بھیجی تھی آپ نے وہ بھی استعمال فرمائی —— دو تسمے والے پاپوش مبارک بھی استعمال فرمائے، یہ پھٹ جاتے تو خود ہی مرمت فرمالیتے، سبحان اللہ! آقا کا یہ حال اور غلاموں کا یہ حال کہ بیسیوں بلکہ سینکڑوں روپے جوتوں پر صرف کئے جارہے ہیں اور یہ ہمت عوام تو عوام علماء کو بھی نہیں کہ پھٹی ہوئی جوتی کی خود مرمت کرلیں۔

(ج) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلحہ بھی تھے —— کئی تلواریں تھیں، جن کے مختلف نام تھے۔ العون، العرجون —— شمائل شریف میں یہ نام ملتے ہیں اور شارح شمائل شریف احمد عبدالجواد الدومی نے یہ نام بھی لکھے ہیں۔ قضیب، قلعی، تبار، حتف، مخذم، رسوب، صمصامہ، لحیف، ذوالفقار[۱۳]
زرہیں بھی کئی تھیں، شمائل ترمذی میں یہ دو نام ملتے ہیں ذات الفضول اور فضۃ —— احمد عبدالجواد الدومی نے یہ نام بھی لکھے ہیں ذات الوشاح، ذات الحواشی، السعدیۃ، البشراء، الخزنق[۱۴]
—— جنگِ اُحد میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات الفضول اور فضۃ

Marfat.com

زیبِ تن کیے ہوئے تھے، لب و رخسار لہولہان، دشمنوں نے شہادت کی خبر اُڑا دی، صحابہ تتر بتر ہو گئے، سرکار ایک چٹان پر چڑھ کر جاں نثاروں کو دیدار کرانا چاہتے ہیں مگر چڑھ نہیں پاتے، حضرت طلحہ حاضر ہیں، جھک رہے ہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پُشت پر چڑھ کر پہاڑی پر چڑھ رہے ہیں۔

—— سُبحان اللہ! قدوم مبارک نے پُشتِ طلحہ (رضی اللہ عنہ) کو عرشِ بریں بنا دیا، ع

ہم اوجِ طالعِ پشتِ طلحہؓ دیکھتے ہیں

زرہوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سات گھوڑے، چھ کمانیں، تیر و ترکش، سنان و سپر، لوہے کا خود وغیرہ بھی تھے —— آپ نے ہر چیز کا نام رکھ چھوڑا تھا، کوئی چیز بے نام نہ تھی —— اللہ اللہ اپنے جاں نثاروں کو کیا تہذیب سکھا دی!

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گذر اوقات بہت ہی سادہ تھی —— پیٹ بھر کر کھجور بھی تناول نہ فرمائی —— پورے پورے مہینے چولہے میں آگ نہ جلتی تھی —— اور ابتداء اسلام میں تو ایسا کٹھن وقت بھی آیا کہ ایک ایک مہینے درخت کے پتوں کے سوا کچھ میسّر نہ تھا، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی بغل میں کچھ چھپا لاتے اور بس ——

یہ حکایتِ خونچکاں خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنیئے!

لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ
وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذیٰ اَحَدٌ
وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ
وَّیَوْمٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَّاکُلُہٗ،

ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَیْئٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ

بِلَالٍ ۔ ۱۵

ترجمہ: "ہاں اللہ کے راستے میں جتنا میں ڈرایا گیا ہوں، جتنی مجھے تکلیف دی گئی ہے کسی کو نہیں دی گئی اور ہاں (میری زندگی میں) تیس دن رات ایسے بھی گزر گئے ہیں کہ کھانے کے لئے وہ بھی نہ تھا جو جانور کھا سکیں ——— بس بلال تھوڑا بہت بغل میں چھپا لاتے"۔

راحت بعد کلفت پہ اکثر درود ؞ رحمت بعد زحمت پہ اکثر درود
طلعت بعد ظلمت پہ اکثر درود ؞ کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام (اختر)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ صبح و شام کے کھانے میں کبھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا ——— وصال مبارک تک گھر میں دو دن مسلسل ایسے نہ گزرے جس میں پیٹ بھر جَو کی روٹی بھی تناول فرمائی ہو اتنی بھی نہ ہوتی کہ کھانے کے بعد بچ رہے ——— اور جو کا آٹا بھی چھنا ہوا نہ ہوتا جو غریب سے غریب انسان بھی نہ کھا سکے ——— نہ کبھی چپاتی نوش فرمائی اور نہ میز پر کھایا، ہمیشہ زمین پر اور دسترخوان پر تناول فرمایا ——— رات کا کھانا نوش نہ فرماتے، بس ایک وقت کھانا تناول فرماتے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک روز جناب مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھلایا، اُس دن دسترخوان پر روٹی سالن ساتھ تھا ——— سرکار یاد آ گئے، رونے لگیں، روتی جاتیں اور فرماتی جاتیں ——— میں نے پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایا، میری سرکار نے

Marfat.com

نے بھی کبھی روٹی اور گوشت سیر ہو کر نہ کھایا، رونے کو جی چاہتا ہے تو خوب روتی ہوں ـــــ اللہ اکبر ؂

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شِکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا کہ وہ کھانا تیار کریں جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تناول فرماتے تھے، فرمایا وہ کھانا کوئی نہ کھا سکے گا، اصرار کیا گیا تو آپ نے جَو کا گُندھا ہوا آٹا پتیلی میں ڈالا، اوپر سے تھوڑا سا روغن ڈالا اور اس پر سیاہ مرچ اور زیرہ کوٹ کر چھڑک دیا، لیجئے سرکار کا کھانا تیار ہو گیا ـــــ اللہ اللہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ قناعت اور ہمارا یہ حال، عوام تو عوام، علماء و صوفیاء بھی مرغن کھانوں میں مصروف نظر آتے ہیں اور وہ کھانے جو سرکار نے کبھی کبھار دعوت میں تناول فرمائے، وہ ہم روزانہ گھر پر کھاتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف دعوتوں میں یہ چیزیں تناول فرمائیں، مُرغی کا گوشت، سُرخاب کا گوشت، دُنبے کا گوشت، خشک اور بُھنا ہوا گوشت ـــــ گوشت چھُری سے کاٹ کاٹ کر بھی کھایا اور دانتوں سے بھی تناول فرمایا ـــــ ترکاریوں میں کدو، زیتون، چقندر، ککڑی نوش فرمائی ـــــ کدو بہت ہی مرغوب تھا، دعوت میں پیش کیا جاتا تو قتلے نکال نکال کر نوش فرماتے، لیکن آج عوام و خاص کی عیش پسندی و لذت اندوزی کا یہ عالم ہے کہ بوٹیاں نکال نکال کر تناول کرتے ہیں ؏

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؟

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ککڑی، تربوز خربوزہ، تازہ کھجور کے ساتھ

Marfat.com

نوش فرمایا ــــــ ایک بار ربیع بنت معوذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تازہ کھجوریں اور ککڑیاں لے کر حاضرِ خدمت ہوئیں۔ آپ نے خوش ہو کر قریب ہی رکھے ہوئے سونے کے زیورات مٹھی بھر کر عنایت فرما دیئے ــــــ یہ زیورات اس وقت بحرین سے تحفتہً آئے تھے، اللہ اللہ ؎

ہاتھ جس سمت اٹھا بس غنی کر دیا

موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام (رضا)

سرکار کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو بالعموم استعمال میں رہتا تھا۔ اس کے علاوہ چار پیالے اور تھے ــــــ پیالوں کے مختلف نام تھے ایک نام الریان اور دوسرے کا نام مغیثا تھا ــــــ پیالہ شریف کا ایک عجیب واقعہ سننے میں آیا ہے ــــــ حیدر آباد دکن میں ایک صاحب نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی، آپ نے پیالہ عنایت فرمایا، آنکھ کھل گئی، بازار میں جو نکلے تو سرِ راہ ایک فقیر نے آواز دے کر بُلایا اور ایک پیالہ دیا، یہ دیکھ کر حیران رہ گئے ہُو بہُو وہی پیالہ تھا جو خواب میں دیکھا تھا اور جس کی صفات احادیث شریفہ میں بیان کی گئی ہیں، یہ پیالہ اب تک صاحبِ موصوف کے پاس ہے اور عجب تاثیر رکھتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا شربت پسند تھا دُودھ بھی مرغوب تھا اور شہد بھی ــــــ دودھ کے لئے کیا خوب ارشاد فرمایا کہ اس کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو بیک وقت پانی اور غذا دونوں کے قائم مقام ہو ــــــ سرکار مشروبات کو بیٹھ کر نوش فرماتے ــــــ کبھی کھڑے ہو کر بھی نوش فرمایا اور آبِ زم زم تو ہمیشہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا، تین سانس میں نوش فرماتے کہ اس میں بے شمار طبی فوائد ہیں ــــــ،

Marfat.com

(ب) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوقاتِ یومیہ کو تین حصّوں میں تقسیم کر لیا تھا ____ ایک حصہ اللہ کے لئے، دوسرا اہلِ خانہ کے لئے، تیسرا اپنے لئے ____ جو اپنے لیے مخصوص کیا تھا پھر اس کو دو حصّوں میں تقسیم کر لیا ____ ایک اپنے لئے اور دوسرا مخلوقِ خدا کے لئے ____ اللہ اکبر! اُمّتِ مرحومہ سے یہ محبّت کہ وقت بھی دیا تو اپنے ہی حِصّے میں سے دیا ____ عوام و خواص سے جب ملاقات فرماتے تو خواص کو ترجیح دیتے ____ وہ خواص جن کا ذکر قرآن میں ہے ____ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ[۱۶] ____ اللہ کے نزدیک وہ چُنیدہ ہے جو معاشرے میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہو ____ مگر مادہ پرستی کے اس دور میں اسی کی عزت کی جاتی ہے اور اسی کا خیال رکھا جاتا ہے جس کے پاس مال و دولت ہو، جو جاہ و حشمت کا مالک ہو، جس کو کثرت کی حمایت حاصل ہو مگر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک ہی معیار رکھا اور وہ سچائی اور نیکی کا معیار تھا۔

(ج) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا بہت سادہ تھا ____ چمڑے میں کھجور کی چھال، اسی کو توشک سمجھ لیجئے، اسی کو گدا سمجھ لیجئے اور عام بستر تو ایک ٹاٹ کا ٹکڑا تھا، دوہرا بچھا دیا جاتا، اس پر آرام فرماتے ایک روز چوہرا کر دیا گیا تو فرمایا:

فَاِنَّہٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَاءَتُہٗ صَلٰوۃً فِی اللَّیْلَۃِ[۱۷]

ترجمہ: "اس بستر کی نرمی نے رات کی نماز میں رکاوٹ پیدا کر دی"

اللہ اکبر! غور کیجئے اور اپنی حالت کو دیکھئے ____ دنیا والوں کی بات نہ کیجئے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے ____ اور دنیا کو آخرت کے عوض خریدا ہے ____ دینداروں کی بات کیجئے جو آخرت کو

Marfat.com

دنیا پر ترجیح دینے کے دعویدار ہیں ـــــــ ان کے نرم نرم بستر دیکھئے اور پھر معمولی ٹاٹ پر آرام کرنے والے اس کالی کملی والے کا خیال کیجئے ـــــــ ہاں ہے

دونوں جہاں کی نعمت ہے مٹھیوں میں تیری

بوسیدہ کپڑوں والے ٹوٹے مکان والے (جگرؔ)

سرکار جب آرام فرماتے داہنی کروٹ پر اور داہنا ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے ـــــــ سوتے وقت بھی دعا فرماتے اور بیدار ہو کر بھی دُعا فرماتے ـــــــ اللہ اللہ! عین غفلت میں بھی ہوشیاری کا درس دے گئے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ـــــــ جب بیٹھتے تو غرور و نخوت کے ساتھ نہیں بیٹھتے، انکساری کے ساتھ، بائیں جانب تکیہ پر ٹیک لگا لیتے، مگر کبھی تکیہ سے ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرمایا جس طرح ہمارے اکثر علماء و مشائخ نوش فرماتے ہیں ـــــــ بیٹھتے تو کبھی بیٹھے بیٹھے زانو کھڑے کر کے کمر اور زانوؤں کے اردگرد رومال لپیٹ لیتے ـــــــ شاید ہمارے ملک کے غریب کسان اسی سُنّت پر عمل کرتے ہیں ـــــــ

(۴) عادت شریفہ تھی کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ـــــــ کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر نہ پونچھتے ـــــــ اس سنّت کی حکمت ایک عزیز نے سمجھائی فرمایا کہ ایک سرجن ہاتھ دھو کر سیدھے آپریشن تھیٹر میں تشریف لے گئے، جب ان سے پوچھا کہ ہاتھ دھو کر کیوں نہ پونچھے؟ ـــــــ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہر چیز پر جراثیم موجود ہیں، تولئے پر بھی جراثیم ہوتے ہیں، اگر پونچھ لیتا تو عین ممکن تھا کہ جراثیم منتقل ہو کر میرے ہاتھ پر آتے اور پھر مریض کے زخم میں منتقل ہو جاتے ـــــــ حقیقت تو یہ ہے کہ فائدے میں وہی رہے جنہوں نے آنکھیں بند کر کے سُنّت پر عمل کیا۔

Marfat.com

جنہوں نے آنکھیں کھولیں اور عقل کو کام پر لگایا نقصان میں رہے، جو بات آنکھ والوں اور عقل والوں کو چودہ سو برس بعد سمجھ میں آئی وہی بات دل والوں کو اُسی وقت سمجھ میں آگئی تھی ـــــــ علامہ اقبال نے کیسی دل لگتی بات کہہ دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے "انسانی مساعی کو بہت ہی مختصر کر دیا" یعنی جو بات صدیوں میں سمجھ میں آسکتی تھی، منٹوں سیکنڈوں میں سمجھا دی ـــــــ اسی لئے تو بزرگ کہتے تھے کہ شرعی معاملات میں عقل کو کام میں نہ لاؤ، دل کو کام میں لاؤ ـــــــ اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ شریعت کی بات عقل کے مطابق نہیں بلکہ مقصد یہ تھا کہ عقل سے سمجھنے میں وقت اور دولت دونوں کا ضیاع ہے اور اس مختصر زندگی میں یہ ضیاع نہایت نامعقول بات ہے ـــــــ کھانے کے آداب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا:

فَسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ مِمَّا یَلِیْکَ ۱۸

ترجمہ: بسم اللہ پڑھو اور جو کچھ سامنے رکھا ہوا ہو اس کو داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔"

تہذیبِ جدید میں اس سنّت کا کیسے مذاق اڑایا جارہا ہے ؟ اغیار نہیں، ہم خود مجرم ہیں ـــــــ کیسی بسم اللہ، کس کی بسم اللہ! ـــــــ بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو گئے ـــــــ اور اس پر فخر محسوس کرتے ہیں ـــــــ اور کھڑے ہو کر چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے ہیں، کس کا داہنا ہاتھ اور کیسا داہنا ہاتھ؟ ـــــــ اپنے آگے سے ـــــــ سب کے آگے سے ـــــــ اناللہ وانا الیہ راجعون ـــــــ آج تجدیدِ عہد کی ضرورت ہے کہ ہم ہر اُس رسم کو

Marfat.com

خاک میں ملا دیں   جس نے سرکار کی سُنت کو خاک میں ملایا ہے۔

سرکار کی عادت شریفہ تھی کہ تیل بہت استعمال فرماتے تھے' سر مبارک تربتر ہوجاتا تھا لیکن نفاست کا یہ عالم تھا کہ سربند کا پورا پورا اہتمام رکھتے تھے۔ جو عمامہ شریف کے نیچے بھی رہتا تھا ـــــ روزانہ سُرمہ کی تین تین سلائیاں لگاتے ـــــ آپ نے فرمایا کہ سرمہ بینائی کو جِلا دیتا ہے ـــــ پلکیں بڑھاتا ہے اور دماغ کی ماءِ غلیظ کو خارج کرتا ہے ـــــ مگر یہ سُنّت بھی جوانوں میں معدوم ہوتی جارہی ہے' اس کی جگہ نت نئے طریقے ایجاد کرلئے ہیں جو سراسر مکروفریب ہیں ـــــ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بہت ہی مرغوب تھی گو سراپا مہک تھے خوشبو کا ہدیہ کبھی واپس نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ خوشبو' دُودھ اور تکیے کا ہدیہ کبھی واپس نہ کرو ـــــ خوشبو کے بارے میں یہ بڑی لطیف بات فرمائی کہ خوشبو دو قسم کی ہے ـــــ

طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ ۱۹

مردانی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو' خوشبو ظاہر ہو اور زنانی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو خوشبو ظاہر نہ ہو

(ب) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے رہتے اور دل کی کلیاں کھلاتے رہتے تھے ؎

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادا گُلِ خنداں ہم کو   (رضا)

Marfat.com

____ یہ تبسّم پنہاں شاہ و وزیر، علماء و مشائخ، حاکم و افسر سب کے لئے ایک درسِ عظیم ہے، یہ سمجھنا کہ عظمت کا راز منہ بسورنے میں مخفی ہے خام خیالی ہے ____ عظیم وہی ہے جس کی ٹھوکر پر دولتِ دنیا ہو پھر بھی وہ مغرور نہ ہو، مسکراتا رہے۔ ع

تیرے ہونٹوں کے تبسّم پہ نچھاور مہِ نَو

سرکار مجلس میں ایسے شرمائے شرمائے بیٹھتے تھے کہ کوئی کیا بیٹھے گا ____ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے تھے ____ یہ بے حیائی تہذیبِ جدید نے ہم کو سکھائی ہے ____ دزدیدہ نگاہی شیوۂ مرغوب تھا ؎

ہر عشوۂ او شیریں مقامے
ہر غمزۂ او رنگیں پیامے (جگرؔ)

گفتگو فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر، آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے ____ ہر بات تین دفعہ دہراتے کہ سمجھنے والا اچھی طرح سمجھ لے، نہ ضرورت سے زیادہ گفتگو فرماتے اور نہ ضرورت سے کم ____ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ بولنے پر آئیں تو بولتے چلے جائیں، لکھنے سے جی چراتے ہیں اور عمل سے بیگانہ ہیں، وہ سراپا کتاب تھے، وہ سراپا عمل تھے۔

(ج) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مزاح بھی فرمایا کرتے تھے کہ مزاح بہارِ حُسن ہے ____ ایک صحابی سے مزاحاً فرمایا ____ ذُوالاُذُنَیْن (دو کانوں والے) ____ ایک بچہ کا بُلبُل مرگیا، سرِراہ آزردہ بیٹھا تھا، سرکار نے جو دیکھا تو فرمایا۔[20]

یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ؟

عمیر کے ابّا تیرے بلبل کو کیا ہوا؟

Marfat.com

—— یہاں ہم قافیہ الفاظ "عمیر اور نغیر" سے لطفِ مزاح پیدا کیا ہے

—— ایک صحابی سے فرمایا، تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا ——

وہ حیران کہ اس پر کیسے سواری کریں گے —— لیکن کیا ہر اونٹ، اونٹنی کا بچہ نہیں ؟ —— ایک بڑھیا نے جنت کے لئے دعا کی درخواست کی، فرمایا، بڑھیا جنت میں نہ جائے گی —— وہ بیچاری روتی پیٹتی چل دی، آپ نے اس کے پیچھے ایک صحابی کو بھیجا اور فرمایا اُس سے کہہ دو کہ، جنت میں جو جائے گا، جوان ہو کر جائے گا ——

حضرت زاہر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بازار میں بیٹھے کچھ بیچ رہے تھے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیچھے سے آکر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا :-

مَنْ يَشْتَرِىْ هٰذَا الْعَبْدَ ؟[21]

اس غلام کو کون خریدتا ہے ؟

اللہ اللہ ! حضرت زاہر رضی اللہ عنہ کی قسمت قابلِ صد رشک تھی کہ سرکار نے انہیں خود غلام کہہ کر پکارا —— اس غلامی کو خدا کی غلامی سمجھ لیجئے یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی سے

خوف، نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفےٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے (رضاؔ)

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آقا و مولیٰ ہیں، خود مولائے کُل کہہ رہا ہے :

صَاحِبُكُمْ[22] (تمہارے آقا)

اور خود سرکار فرما رہے ہیں —— :

صَاحِبُكُمْ[23] (تمہارے مولا)

Marfat.com

_____ ہاں ! ع

مولائے ہمہ بندہ، ہم بندہ مولائی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاح میں یہ بات قابلِ غور وفکر ہے کہ جھوٹ کی ذرا آمیزش نہیں ____ اللہ اللہ کیا اہتمامِ صداقت ہے ! صداقت کا یہ معیار کوئی پیش کر کے تو دکھائے ____ ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے سچ بھی جھوٹ کے پلندے ہیں اور جھوٹ کا تو کہنا ہی کیا ! ____

____ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشعار مرغوب تھے، عبداللہ بن رواحہ، لبید بن ربیعہ اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم وغیرہ کے اشعار سماعت فرمائے ____ جن بزرگوں کے ہاں نعت خوانی یا بلا مزامیر قوالی کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ اسی سُنّت شریفہ پر عمل کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نعتیہ اشعار سننے سے طبیعت میں نرمی اور توازن پیدا ہوتا ہے ____

(۵) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ بہت عالی تھے، خود خالقِ کائنات فرما رہے ہیں :

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ۲۴

____ آپ کے اخلاقِ حسنہ سے متعلق بہت سی آیات ہیں ____ آپ نرم طبیعت تھے، نہ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ کسی کا عیب بیان فرماتے۔ اجنبی مسافر کی بدتمیزیوں کو برداشت فرماتے، کوئی بھی کچھ مانگتا فوراً عطا فرما دیتے، ایک مرتبہ ایک صحابی نے چادر طلب کی، عنایت فرما دی، دوسرے صحابہ نے ان سے کہا کہ یہ کیا کیا؟ ____ " فرمایا اوڑھنے کے لئے نہیں لی ارے یہ تو کفن کے لئے لی ہے" چنانچہ ان صحابی کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

Marfat.com

____ اللہ اللہ، صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسا عشق تھا!

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدابِ مجلس کا خیال رکھتے، جیسی باتیں ہوتیں خود بھی اُن میں شریک ہو جاتے ____ آخرت کی بات ہوتی تو آخرت کی باتیں فرماتے اور اگر کھانے کی باتیں ہوتیں تو کھانے کی باتیں فرماتے ____ ہر ایک سے دلدہی اور رغبت سے باتیں فرماتے کہ اس کا جی خوش ہو جاتا ____ ناگوار بات کا زبان سے اظہار نہ فرماتے بلکہ حاضرین چہرہ مبارک سے اندازہ لگا لیتے یا دوسروں کو ہدایت فرماتے کہ وہ منع کر دیں۔ سبحان اللہ غلط کاروں کے دل کا بھی اتنا خیال ! ____ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس برس سرکار کی خدمت میں رہا لیکن کبھی "ہوں" تک نہ فرمایا اور نہ کسی بات پر باز پرس کی ____ نہ کسی خادم کو مارا اور نہ ازواج کو، خُلق سراپا تھے ____ افسوس ازواج کے معاملے میں ہمارے متأخرین علماء و مشائخ نے کچھ اچھی روایت قائم نہ کی جس سے دورِ جدید کی دُخترانِ ملت چہروں پر داڑھی کو دیکھ دیکھ کر متوحش ہوتی ہیں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہ لیا اور یہاں گھر ہو یا باہر سب نفس کی خاطر ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

____ حضور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع و انکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے کپڑے خود صاف کر لیا کرتے تھے، اپنی جوتیاں خود مرمت کر لیا کرتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیا کرتے تھے، اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے، حتیٰ کہ دوسرں کے کام بھی کر دیتے تھے ____ یہ آپ کی شان تھی اور یہ ہمارا حال ہے ____ راقم نے ایک جلیل القدر عالم کی زیارت کی اور یہ دیکھا

Marfat.com

کہ خادم کرتا پہنا رہا ہے، خادم صدری پہنا رہا ہے، خادم عمامہ شریف سر پر رکھ رہا ہے۔ الغرض سب کام خادم ہی کر رہا ہے، اور وہ صرف بیٹھے ہوئے ہیں۔
افسوس صد افسوس ہمارے علماء نے بھی سُنّت کو ترک کر دیا اور اس راہ پر چلنے لگے جو محبوب کی راہ نہیں، فراعینِ وقت کی راہ ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مجلس شریف میں تشریف لاتے تو صحابہ کو احتراماً کھڑے نہ ہونے دیتے، صحابہ کے ساتھ چلتے، تو چلتے چلتے کبھی اُن کو آگے کر دیتے، سلام میں ہمیشہ پہل کرتے ـــــ افسوس اس سُنّت سے بھی ہم بہت دور ہو گئے ـــــ ہم کو آگے چلنے اور دوسروں کو پیچھے چلوانے میں مزا آنے لگا، خود سلام نہیں کرتے اور دوسروں سے سلام کی توقع رکھتے ہیں ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس گھوڑے تھے لیکن آپ گدھے پر بھی سواری فرماتے تھے کہ یہ غریبوں کی سواری ہے، اللہ اللہ کیا دلداری ہے! اور کیا تواضع ہے ـــــ کیا دنیا کا کوئی حاکمِ وقت اور شیخِ وقت غریب پروری کا برسرِ عام اس طرح مظاہرہ کر سکتا ہے؟

(ب) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عبادت و ریاضت کا حال نہ پوچھیے ـــــ نفل پڑھتے پڑھتے پاؤں مبارک ورما جاتے، عرض کیا جاتا تو ارشاد فرماتے۔

اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا ؟ [25]

اللہ اللہ! کیا نیاز مندی ہے ـــــ اوّل رات آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نوافل پڑھتے رہتے ـــــ نمازِ فجر سے قبل تھوڑی دیر آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نماز ادا کرتے، اس کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل پڑھتے ـــــ نوافل اتنی دیر میں ادا

Marfat.com

فرماتے کہ جو صحابی شریک ہوتا تھا تھک تھک جاتا ـــــ نوافل میں کبھی ایک رکعت میں سورۂ بقرہ کی قرأت فرماتے اور دوسری رکعت میں سورۃ آلِ عمران پھر ترتیل کے ساتھ قرأت فرماتے ـــــ رکوع و سجود میں اتنی ہی تاخیر فرماتے جتنی قیام میں ـــــ غور تو کیجئے یہ دو نفل کتنے گھنٹے میں پورے ہوتے ہوں گے! ـــــ روزے رکھتے تو مسلسل روزے رکھتے چلے جاتے سمجھنے والے یہ سمجھتے کہ شاید اب افطار نہ فرمائیں گے ـــــ کس میں ہمت ہے جو ہمتِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقابلہ کرے ـــــ سُنیئے سُنیئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا فرما رہی ہیں:۔

وَاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ ۲۶

"تم میں کون ایسی طاقت و سکت رکھتا ہے جتنی طاقت و سکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے تھے؟"

اللہ اللہ! جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سینہ مبارک سے ایسی آواز آتی جیسے جوش مارتی پتیلی سے آتی ہے ـــــ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک آیت پڑھتے پڑھتے ساری رات گذر جاتی ـــــ

تہجد کی جاگی نگاہوں کا صدقہ
مرے بختِ خفتہ کو آکر جگا دے (کاوش)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک رات جو نفل پڑھنے کھڑے ہوئے تو ساری رات یہ آیت شریفہ پڑھتے رہے:۔

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۲۷

Marfat.com

ہاں ـــــــ سے

اس اُمتِ عاصی سے نہ منہ پھیر خُدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سلطانِ مدینہ
(جگر)

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم قرأت فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر ـــــــ راگ کی طرح آواز کو پیکر نہ دیتے جس طرح ہمارے اکثر قاری حضرات کو عادت سی ہو گئی ہے، حلق سے بنا بنا کر نئی نئی آوازیں نکالتے ہیں اور اس طرح گھماتے ہیں کہ بس دیکھا کیجئے ـــــــ لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس طرح تلاوت نہ فرماتے ـــــــ فتح مکّہ کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہیں اور وجد میں یہ آیت کریمہ تلاوت فرما رہے ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ ۲۸

شمعِ رسالت کے گرد پروانے جمع ہیں ـــــــ عجب دل آراء منظر ہے ـــــــ راوی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے ارد گرد ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جائیں گے تو سرکار کی آواز میں یہ آیت کریمہ سناتا ـــــــ اللہ اکبر! کیا کشش تھی کہ جن و بشر سب کھنچے چلے آتے تھے!

کبھی کبھی صحابہ سے تلاوت کی فرمائش کرتے ـــــــ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سرکار کی مجلس میں بیٹھے قرآن سنا رہے ہیں کہ ـــــــ

إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ۲۹

دل چاہتا ہے کہ حدیثِ یار کسی دوسرے کی زبان سے سُنوں۔

ہاں سناؤ، سناؤ! ـــــــ تلاوت ہو رہی ہے، آنسو بہہ رہے ہیں

Marfat.com

ذرا غور کیجئے ارشاد فرمایا "مِنْ غَیْرِیْ" ـــــ کہ آپ کی تلاوت، تلاوتِ عین ہے غیر نہیں ہے

حدیث حسن و شتاقی درونِ پردہ پنہاں بود
برآمد شوق از خلوت نہاد ایں راز بر صحرا ـــــ (نظیری)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رقت کا یہ عالم تھا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میت رکھی ہے چادر اٹھاتے ہیں اور پیشانی چوم رہے ہیں، اشکبار ہیں ـــــ ہاں اے عثمان ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دیجئے کہ آج قسمت کا ستارہ اوج پر ہے ـــ

وہ آئے ہیں، پریشاں، لاش پر آج
تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے؟ (مومن)

میت اٹھائی گئی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا:

طُوْبیٰ لَکَ یَا عُثْمَانُ! لَمْ تَلْبَسْکَ الدُّنْیَا وَلَمْ تَلْبَسْهَا ۳۰

"اے عثمان مبارک ہو! نہ تو نے دنیا کو پہنا اور نہ دنیا نے تجھے پہنا"

ایک نیکی یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر دنیا سے الگ رہے، یہ بھی آسان نہیں ـــــ اور ایک نیکی یہ ہے کہ دُنیا اس کی طرف لپکے اور وہ دونوں ہاتھوں سے اُسے جھٹک دے ـــ

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی!

(اقبال)

Marfat.com

(۶) اور ہاں دیکھو دیکھو اب اس جانِ ایمان کی سواری جانے والی ہے، پیوند لگی گدڑی پہنے ہیں ـــــ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سر مبارک رکھا ہے اور دنیا والوں کو بتا رہے ہیں کہ دیکھنا نازک دلوں کی دلداری کرتے رہنا، ان کے دل نہ توڑنا ـــــ دیکھنا بھولنا نہیں ـــــ کرب کا عالم ہے، سواری جانے والی ہے، پہلو سے دل نکلے جاتے ہیں اور جسموں سے جانیں نکلی پڑ رہی ہیں ـــــ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہا حاضر ہیں، دل پہ چوٹ سی لگی ہے، بے ساختہ پکار اُٹھیں ـــــ

وَاکَرْبَاہُ ! [۳۱]

یوں نہ پردہ کرو خدا کے لئے
دیکھو دنیا تباہ ہوتی ہے !

(جگر)

سرکار دلاسا دے رہے ہیں :

لَاکَرْبَ عَلٰی اَبِیْکِ بَعْدَ الْیَوْمِ [۳۲]

"اے جانِ پدر ! رو نہیں، تیرے باپ پر آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی"

اور پھر زبان مبارک پر رواں ہوگیا :

اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی [۳۳]

ہاں سواری چلی گئی ـــــ اندھیرا ہی اندھیرا ہوگیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے ذرّہ ذرّہ چمک رہا تھا اور جس دن تشریف لے گئے ذرّہ ذرّہ تاریکی میں ڈوب گیا ـــ

Marfat.com

میرے غم خانۂ مصیبت کی
چاندنی بھی سیاہ ہوتی ہے (جگرؔ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی ہے تو دوڑے دوڑے حاضر ہوئے ــــــ اور سرکار سے آکر لپٹ گئے، ــــــ آنکھیں اشکبار ہیں، جگر و دل پارہ پارہ ہیں، جبینِ مبارک کو چوم رہے ہیں

؎ پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا دے مہِ تاباں ہم کو (رضاؔ)

ایک آہِ دلخراش کے ساتھ وہ رفیقِ وفا شعار، یارِ غار پکار اُٹھا:

وَا نَبِيَّاهُ! وَا صَفِيَّاهُ! وَا خَلِيلَاهُ! ۳۴

اے دوست! اے اَن دیکھی دکھانے والے اور اَن سُنی سُنانے والے! ہاں اے برگزیدۂ خلائق تم چلے گئے؟

شہرِ دل آہ عجب جائے تھی پر اُس کے گئے
ایسا اُجڑا کہ کسی طرح بسایا نہ گیا (میرؔ)

(ب) جسمِ اطہر حجرہ شریف میں رکھا ہے، گروہ در گروہ صحابہ جا رہے ہیں اور نماز پڑھ پڑھ کر آ رہے ہیں ــــــ ہائے آج کون امامت کرے کہ امام الانبیاء استراحت فرما رہے ہیں؟

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا کرم تو دیکھئے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس کا ایک بچّہ یا دو بچے فوت ہو جائیں وہ شخص جنّت میں جائے گا ــــــ حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں اور جس کا کوئی بچّہ نہ مرا ہو؟ ــــــ ارشاد فرمایا،

Marfat.com

اَنَا فَرَطٌ لِاُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ ۳۵

ارے اپنی امت کا ذخیرۂ آخرت تو میں ہوں کہ میرے وصال کا غم میری اُمت کو آل اولاد سے بھی زیادہ ہوگا "

ہاں ــــ سہ

اے درد تو بپایۂ درماں رسیدہ باد !
خارِ غمت بجانِ محبّاں خلیدہ باد !

آمین ! (حسرت)

ہاں، ایک لمحہ تھا گزر گیا ــــ ایک بجلی تھی کوندگئی ــــ سہ

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

اب وہ زندہ و پائندہ ہیں ــــ وہ تو جب بھی تھے جب کائنات وجود میں نہیں آئی تھی اور اب بھی زندہ ہیں ــــ قرآن کہہ رہا ہے کہ وُہ ہر ہر اُمتی کے حال کے نگراں ہیں اور قیامت کے دن گواہی دیں گے"[۳۶] ــــ ہاں سہ

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھُپ جانے والے

آخر میں راقم اس پیکرِ نوُر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نورانی ذکر کو اس نُورانی دُعا پر ختم کرتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا

Marfat.com

مِنْ خَلْفِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ یَمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

تو میری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

(اقبال)

یارب گسستنِ پیوند جان و تن بر من آساں باد و آں دم جز حمد تو و نعت محمد علیہ السلام در دل و بر زبان مگذار!

آمین اللّٰہم آمین!

یوم جمعۃ المبارک
۲۳ ، صفر المظفر ۱۳۹۵ھ
مطابق ۷ ، مارچ ۱۹۷۵ء

Marfat.com

حواشی

۱ : قرآن حکیم، سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر ۳۱

۲ : شیخ احمد جواد الدومی : الاتحاف الربانیہ، مطبوعہ قاہرہ سنہ ۱۹۶۱ء ص ۱۸

۳ : قرآنِ حکیم، سورۃ توبہ، آیت نمبر ۲۴

۴ : قرآن حکیم، سورۃ مجادلہ، آیت نمبر ۲۲

۵ :

۶ : عبدالرحمٰن برقوقی، شرح دیوان حسان بن ثابت، مطبوعہ بیروت، ص ۶۶

۷ : محمد امیر شاہ قادری گیلانی : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف
(امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۸۶ء
باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، حدیث نمبر ۵

۸ : قرآن حکیم، سورۃ شوریٰ، آیت نمبر ۱۱

۹ : شمائل ترمذی شریف، حدیث نمبر ۷، ص ۲۱

۱۰ : ایضاً، حدیث نمبر ۹ ص ۲۹

۱۱ : ایضاً، باب ماجاء فی ازار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، حدیث نمبر ۲، ص ۱۷۲

۱۲ : ایضاً، حدیث نمبر ۴، ص ۱۷۵

۱۳ : شیخ احمد جواد الدومی، الاتحاف الربانیہ، ص ۱۴۴

۱۴ : ایضاً، ص ۱۴۸

۱۵ : امام ابو عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی : شمائل ترمذی

Marfat.com

شرح انوارِ غوثیہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء) باب ما جآء فی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۱، ص ۵۴۲

۱۶ : قرآن حکیم، سورۃ حجرات، آیت نمبر ۱۳

۱۷ : محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف، باب ما جآء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۲ ص ۴۲۴

۱۸ : (الف) ایضاً باب ما جآء فی قولِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعد ما یفرغ منہ حدیث نمبر ۳ مطبوعہ کراچی ص ۵۸۱

(ب) امام ترمذی : جامع الترمذی، باب ما جآء فی التسمیۃ علی الطعام، مطبوعہ کراچی ص ۲۰۸

۱۹ : ایضاً، باب ما جآء فی تعطرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۲ ص ۲۸۹

۲۰ : ایضاً، باب ما جآء فی مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۲ ص ۳۱۴

۲۱ : ایضاً، حدیث نمبر ۵، ص ۳۱۶

۲۲ : قرآن حکیم، سورۃ نجم، آیت نمبر ۲

۲۳ : (الف) محمد امیر شاہ قادری گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی، باب ما جآء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۱

(ب) امام ترمذی، جامع الترمذی باب مناقب ابی بکرؓ الصدیق رضی اللہ عنہ مطبوعہ کراچی، ص ۵۲۵

۲۴ : قرآن حکیم، سورۃ قلم، آیت نمبر ۳، ۴

۲۵ : محمد امیر شاہ قادری گیلانی : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی، باب ما جآء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۳، ص ۳۴۹

Marfat.com

۲۶ : ایضاً باب ماجاء فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث نمبر ۱۳، ص ۳۹۵

۲۷ : ایضاً باب ماجآء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث نمبر ۱۴، ص ۳۶۱

۲۸ : قرآن حکیم، سورۃ فتح، آیت نمبر ۱

۲۹ : محمد امیر شاہ قادری گیلانی : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی، باب ماجآء فی بکآء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث نمبر ۲، ص ۴۱۳

۳۰ : ایضاً

۳۱ : ایضاً، باب ماجآء فی وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث نمبر ۱۳، ص ۵۷۷

۳۲ : ایضاً، ص ۵۷۷

۳۳ : ولی الدین الخطیب، مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ کراچی ۱۳۶۸ھ ص ۵۴۸

۳۴ : ایضاً، حدیث نمبر ۷۷، ص ۵۶۱

۳۵ : ایضاً، حدیث نمبر ۱۴، ص ۵۸۰

۳۶ : (ا) قرآن حکیم، سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۳
(ب) قرآن حکیم، سورۃ نسآء، آیت نمبر ۴۱
(ج) قرآن حکیم، سورہ نحل، آیت نمبر ۸۹
(د) قرآن حکیم، سورۃ حج، آیت نمبر ۷۸
(ھ) قرآن حکیم، سورہ مزمل، آیت نمبر ۱۵
(و) قرآن حکیم، سورۃ فتح، آیت نمبر ۸

Marfat.com

صَلُّوا عَلَيْهِ !

(اُن پر دُرُود بھیجو !)

کعبہ کے بدر الدجیٰ، تم پہ کروروں دُرود — طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروروں دُرود
جان و دلِ اصفیا، تم پہ کروروں دُرود — آب و گلِ انبیا، تم پہ کروروں دُرود
دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا — سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروروں دُرود
تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کو ثبات — اصل سے ظل بندھا، تم پہ کروروں دُرود
گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفوّ و غفور — بخش دو جرم و خطا، تم پہ کروروں دُرود
چھینٹ تمہاری سحر، چھوٹ تمہاری قمر — دل میں رچا دو ضیا، تم پہ کروروں دُرود
بے ہنر و بے تمیز، کس کے ہوئے ہیں عزیز؟ — ایک تمہارے سوا، تم پہ کروروں دُرود
آہ وہ راہِ صراط، بندوں کی کتنی بساط! — المدد اے رہنما، تم پہ کروروں دُرود
سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ — طیبہ سے آ کر صبا، تم پہ کروروں دُرود
خَلق تمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل — خَلق تمہاری گدا، تم پہ کروروں دُرود
طیبہ کے ماہِ تمام، جملہ رُسل کے امام — نوشہِ ملکِ خدا، تم پہ کروروں دُرود
تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروروں سلام — تم پہ کروروں ثنا، تم پہ کروروں دُرود
تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف و رحیم — بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروروں دُرود
جائیں نہ جب تک غلام، خلد ہے سب پر حرام — مِلک تو ہے آپ کا، تم پہ کروروں دُرود
برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن — ایسی چلا دو ہوا، تم پہ کروروں دُرود
ایک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدیں — بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا ، تم پہ کروروں دُرود

اپنے خطا کاروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں دُرود

کر کے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو" دامن میں آ ! تم پہ کروروں دُرود

ہم نے خطا میں نہ کی ، تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی ، سرورا ! تم پہ کروروں دُرود

آنکھ عطا کیجئے ، اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا ، تم پہ کروروں دُرود

کام وہ لیجئے ، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضاؔ، تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔ضیاءمنزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف وعبدالراشد مسعودی۔اسٹاکسٹ ادارۂ مسعودیہ کراچی شاپ نمبر B-2 سرنج منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔فون نمبر: 021-5217281 موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵۔فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاءالقرآن۔14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون: 021-263041-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال، ۳۸۔اردو بازار لاہور فون نمبر۔ 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔ کذہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701، P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 709-1705(914) فیکس: 709-1593(914)

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز B67 7JD، انگلینڈ، U.K.۔

Marfat.com

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

Designed by: AL-HADI GRAPHICS 0300-2196467

Marfat.com